کردارِ صحابہ پر ڈالے تو نظر کوئی !

نتیجۂ فکر: حافظ ارشاد احمد دیوبندی

فیضانِ نبوت کا دیکھے تو اثر کوئی
کردارِ صحابہؓ پر ڈالے تو نظر کوئی

چھایا ہوا حیرت کا عالم تھا زمانوں پر
سرکارِ دو عالمؐ تھے صدیقؓ کے شانوں پر

دنیا میں نہ بھولے گا یہ ہجرت کا سفر کوئی
کردارِ صحابہ پر ڈالے تو نظر کوئی

صدیق مکرم تھے اوصاف کے گنجینہ
سرکار نے فرمایا اپنا انہیں آئینہ

امت کے اکابر میں ایسا ہے بشر کوئی؟
کردارِ صحابہ پر ڈالے تو نظر کوئی

سرگرم نوازش تھے امت کے لئے پیہم
اسلام کی خدمت میں ایثار کئے پیہم

ممکن ہو تو گنوائے احسانِ عمرؓ کوئی؟
کردارِ صحابہ پر ڈالے تو نظر کوئی

اللہ جہنم کے شعلوں میں جلائے گا
ہے مجھ کو یقیں کامل دوزخ میں وہ جائیگا

عثمانؓ کی شخصیت کجلائے اگر کوئی
کردارِ صحابہ پر ڈالے تو نظر کوئی

دختر ہیں پیغمبر کی کاشانۂ حیدرؓ میں
سمٹے ہیں دو عالم کے انوار اسی گھر میں

دیکھا ہو تو دکھلاؤ اس شان کا گھر کوئی
کردارِ صحابہ پر ڈالے تو نظر کوئی

رحمت سے نوازا ہے سرکارِ دو عالم نے
اصحاب سے سیکھی ہے جینے کی ادا ہم نے

ایران کے فتنوں سے ہم کو نہیں ڈر کوئی
کردارِ صحابہ پر ڈالے تو نظر کوئی

○

چمن چمن اُجالا

ربوہ

حبیب اللہ رشیدی

- مرزائیت کے مکمل خاتمہ تک شہدائے ختمِ نبوت کا مشن جاری رہے گا۔
- ملک میں پہلا مارشل لاء مرزائیوں نے لگوایا تھا۔
- مسلم لیگ ۱۹۵۳ء کی تاریخ دہرانے کی بجائے مرزائیوں کا محاسبہ کرے
- مرزا طاہر کو گرفتار کر کے اس پر غداری کا مقدمہ چلایا جائے۔
- امتناع قادیانیت آرڈی ننس پر مؤثر عملدرآمد کرایا جائے۔
- کسی مرزائی سائنسدان پر اعتماد کیا گیا تو اسرائیل پاکستان کے ایٹمی راز حاصل کر لیگا۔
- افغانستان کی تمام دینی قوتیں اسلامی حکومت کے قیام تک جہاد جاری رکھیں۔
- مجاہدین اپنی قسمت کا فیصلہ خود کریں گے۔

مسجدِ احرار میں دسویں سالانہ دو روزہ شہدائے ختمِ نبوت کانفرنس اور مسجد بخاری میں معراج النبی کانفرنس کی تفصیلی رُوداد

عالمی مجلس احرارِ اسلام کے زیرِ اہتمام دسویں سالانہ دو روزہ شہدائے ختمِ نبوت کانفرنس ۳،۴ مارچ کو جامع مسجد احرار ربوہ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی چار نشستیں ہوئیں۔ ۳ مارچ کو بعد از ظہر پہلی نشست سے قائدِ تحریک ختمِ نبوت ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ نے خطاب فرمایا۔ یہ اجلاس خالصتاً تربیتی نوعیت کا تھا جس میں احرار کارکنوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ حضرت شاہ جی نے جماعت کے کارکنوں کو ہدایات دیں۔

آپ نے دعوت و تبلیغ اور جہاد کی ضرورت و اہمیت پر خصوصی بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم دین کے کارکن ہیں۔ مسلمان ہونے کے ناطے سے ہم سب پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ کلمہ طیبہ کا اعلان و اقرار اللہ تعالیٰ سے مسلمان کا وعدہ اور معاہدہ ہے کہ عبادت و بندگی اور حکمرانی کا حق صرف اُسی ذاتِ لاشریک کے لئے ہے۔ ؎

سروری زیبا فقط اس ذاتِ بے ہمتا کو ہے حکمراں ہے بس وہی باقی بتانِ آزری

آپ نے احرار کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اپنے اندر داعی کی صفات پیدا کریں۔ آپ پر دوہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ آپ پاکستان میں قیامِ حکومتِ الٰہیہ کے علمبردار ہیں اور تمام لادینی قوتوں کے خلاف برسرِ پیکار ہیں پھر آپ کا فکری و نظریاتی تعلق مجلسِ احرارِ اسلام سے ہے جس کے اکابر کی تاریخ سراسر جذبۂ قربانی وایثار سے معمور ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اصلاحِ اعمال، تزکیۂ نفس اور بلند کردار و اخلاق، عزم و حوصلہ اور جرأت وایثار احرار کارکنوں کی پہچان ہونی چاہیئے اور یہ تب ہی ممکن ہے جب ہم اپنے دینی اعمال میں نظم و ضبط اور پختگی پیدا کرلیں۔

بعد نمازِ عشاء کانفرنس کی دوسری نشست کا آغاز جناب حکیم محمد صدیق تارڑ کی صدارت میں ہوا۔ اس نشست سے جناب ملک رب نواز ایڈووکیٹ، قاری محمد یامین گوہر، مولانا عبدالغفار جھنگوی، مولانا عبدالکریم چنیوٹی اور قاری شبیر احمد نے خطاب کیا۔ جناب بدر منیر احرار نے سٹیج سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ ملک رب نواز ایڈووکیٹ نے نہایت مفصّل اور مدلّل خطاب کیا۔

آپ نے کہا کہ بانیٔ احرار حضرت امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے ہم سفر تحریکِ ختمِ نبوّت کے دیگر اکابر نے نہ صرف مرزائیت کے ملک دشمن عزائم کو بے نقاب کیا بلکہ پاکستان کو قادیانی سٹیٹ بننے سے بچا لیا۔ انہوں نے کہا کہ ۱۹۵۳ء میں مسلم لیگی حکمرانوں نے دس ہزار فدائینِ ختمِ نبوّت کے سینوں کو امپورٹڈ گولیوں سے چھلنی کرکے انہیں شہید کردیا پھر اس خالص دینی تحریک کو فساداتِ پنجاب قرار دینے کی سازش کی، انہوں نے کہا کہ شہداءِ ختمِ نبوّت کے قاتل آج اس مقدس تحریک کو خواجہ ناظم الدین کو اقتدار سے الگ کرنے کے اقدام سے تعبیر کرتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ آنجہانی سر ظفر اللہ خان قادیانی، ممتاز دولتانہ اور جنرل اعظم خاں نے امریکہ کے اشارے پر تحریک کو کچلنے کی ناپاک سازش کی تھی۔ اس لئے کہ مرزائی اور مرزائی نواز حکمران دونوں امریکہ کے ایجنٹ تھے۔ کفار و مشرکین آپس میں کتنے ہی دشمن کیوں نہ ہوں لیکن اسلام کے خلاف سب اکٹھے ہیں۔ امریکہ کسی بھی ملک میں نفاذِ اسلام کی تحریک اور عمل کو پسند نہیں کرتا۔ اس لئے امریکہ پاکستان میں نفاذِ اسلام کی جدوجہد میں مسلسل رکاوٹیں کھڑی کر رہا ہے اور سیکولر سیاست دان اس مقصد کی تکمیل کے لئے ہمیشہ اُس کے مفادات کے محافظ و معاون رہے ہیں۔ انہوں نے واشگاف الفاظ

میں کہا کہ ۱۹۵۳ء کی مقدس تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت میں حکمرانوں اور قادیانیوں نے مل کر مسلمانوں پر جتنا ظلم کیا اس کی مثال ہلاکو اور چنگیز خاں کے عہد میں تو ملتی ہے پاکستان کی تاریخ میں نہیں ۔ ۱۹۵۳ء میں پہلا مارشل لا قادیانیوں نے لگوایا ۔ انہوں نے کہا کہ لیاقت علی خاں کو بھی قادیانیوں نے قتل کرایا ۔ کیوں کہ انہیں اس سازش کا علم ہو گیا تھا کہ قادیانی پاکستان کے اقتدار پر قبضہ کرنے والے ہیں ۔ شہادت سے چند روز قبل انہوں نے سکھر کے ایک جلسہ میں بعض مرزائی نواز وزیروں کو وزارتوں سے سبکدوش کرنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا ۔ احرار رہنماؤں نے جب لیاقت علی خاں سے ملاقات کر کے انہیں مرزائیوں کی خوف ناک سازشوں اور خفیہ منصوبوں سے آگاہ کیا تو انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیں گے ۔ اس کے علاوہ انہوں نے بانی احرار قائدِ تحریکِ ختمِ نبوت حضرت امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو قاضی احسان احمد شجاع آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے ذریعہ سلام و پیغام بھیجا اور کہا کہ "آپ شاہ صاحب سے کہیں کہ میں کتوں میں گھرا ہوا ہوں ۔ میرے لئے دعا کریں میں ان سے نجات حاصل کر کے جلد ہی مرزائیت کا قلعہ مسمار کر دوں گا" بس یہی بات مرزائیوں اور مرزائی نواز حکمرانوں کے لئے خطرہ کی گھنٹی ثابت ہوئی اور انہوں نے لیاقت علی خان کو شہید کر دیا ۔

اگلے روز قبل از نمازِ جمعہ کانفرنس کی تیسری نشست کا آغاز ہوا ۔ عالمی مجلسِ احرارِ اسلام کے مرکزی امیر جناب محمد حسن چغتائی مدظلہ نے صدارت فرمائی ۔ یہ اجلاس نمازِ عصر تک جاری رہا ۔

نمازِ جمعہ سے قبل ختمِ نبوت مشن برطانیہ کے رہنما اور احرار ساتھی سید خالد مسعود گیلانی اور سید اسد اللہ طارق کے علاوہ جناب عبد اللطیف خالد چیمہ، سید محمد ارشد بخاری ایڈووکیٹ، مولانا اللہ یار ارشد، مولانا محمد اسحاق سلیمی اور سید محمد کفیل بخاری نے خطاب کیا ۔ مقررین نے اس بات کا اعادہ و عزم کیا کہ مجلس احرارِ اسلام قادیانیت کے خاتمہ تک اپنی جدوجہد جاری رکھے گی ۔ انہوں نے کہا : الحمد للہ ہم مطمئن ہیں کہ جو راستہ اکابرِ احرار نے ہمارے لئے متعین کیا تھا ہم اس پر استقامت کے ساتھ رواں دواں ہیں ۔ اللہ جل شانہٗ کا احرار کارکنوں پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ وہ حالات اور موسموں کے تغیر و تبدل سے متاثر ہونے کی بجائے پوری قوت کے ساتھ صراطِ مستقیم پر گامزن ہیں، احرار کارکنوں نے شہداءِ ختمِ نبوت کے خون کی تجارت نہیں کی اور نہ ہی اپنی جدوجہد میں کوئی "جمہوری لچک" پیدا کر کے حکومتِ الٰہیہ کے قیام کی محنت کو برباد کیا ہے ۔ احرار زندہ

پائندہ ہیں اور جب تک روح وجسم کا تعلق باقی ہے وہ منکرینِ ختمِ نبوت کے خلاف اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

قائدِ تحریکِ ختمِ نبوت ابنِ امیرِ شریعت حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری مدظلہٗ اور ابنِ امیرِ شریعت حضرت مولانا سید عطاء المومن بخاری مدظلہٗ کے بیانات اپنی نوعیت اور جامعیت و معنویت کے اعتبار سے بہت ہی اہم ہیں۔ نمازِ جمعہ کے بعد ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المومن بخاری مدظلہٗ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"مرزائی دنیا کی تمام اسلام دشمن طاقتوں کے گماشتے ہیں۔ اور عالمِ اسلام کے اندر سیاسی و اقتصادی استحکام مجروح کرنے کے لئے ان کے تنخواہ دار ایجنٹوں کا کردار ادا کر رہے ہیں"۔

انہوں نے فرمایا کہ:

"مجلسِ احرارِ اسلام کی برپا کردہ تحریکِ ختمِ نبوت کامیابی کی منزل چھو رہی ہے اور ہمارے اکابر و کارکنان کی پچاس سالہ انتھک جدوجہد، بے مثال و لازوال قربانی و ایثار اور علماءِ حق کی کوششوں کے نتیجہ میں مرزائیت کی حقیقت پوری دنیا خصوصاً عالمِ اسلام پر واضح ہو چکی ہے کہ مرزائی نہ صرف سرے سے مسلمان ہی نہیں بلکہ عالمی سامراج کے ایجنٹ ہیں"۔

انہوں نے فرمایا کہ:

"مرزائی اور یہودی لابی اسلام کے خلاف متحد و منظم ہیں اور دونوں اپنے مشترکہ مفادات کے حصول کے لئے ایک دوسرے کی ضرورتوں سے متمتع ہو رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسرائیل میں مرزائی پارٹی کا دفتر قائم ہے اور یہودی انہیں تحفظ فراہم کرنے کی مکروہ سازشیں کر رہے ہیں انہی کے ذریعہ مسلمانوں میں انتشار و افتراق پیدا کر کے ملتِ ابراہیمی اور امتِ مسلمہ کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے میں معروف ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ سنجیدگی کے ساتھ مرزائیت کی تاریخ کا بغور مطالعہ کریں تو یہ بات آپ پر واضح ہو جائے گی کہ مرزائی شروع دن سے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مکروہ

سازشوں میں مصروف رہے ہیں۔ انہوں نے سلطنتِ عثمانیہ کے خاتمہ پر گھی کے چراغ جلائے، ۱۸۵۷ء کے جہاد میں مرزا غلام قادیانی کے والد نے انگریزوں کو پچاس مسلح گھڑ سوار محافظ مہیا کئے، انگریزی اقتدار کی بقاء و تحفظ کے لئے مرزا جی نے الہام کی زبان میں سند مہیا کی، برصغیر کی ہر اسلامی اور دینی تحریک میں حصہ لینے کی بجائے اس کے خلاف کام کیا، اور ہمیشہ مسلمانوں پر ہونے والے مظالم پر نہ صرف خوشی کا اظہار کیا بلکہ خود ظالموں کے شریکِ سفر رہے ہے۔"

انہوں نے فرمایا کہ:

"یہ تحریک خالصتہً سیاسی و اقتصادی تحریک ہے جس نے اپنا معاشی دھندا چلانے کے لئے مذہب کا لبادہ اوڑھا اور ملکۂ وکٹوریہ کے پہلو میں پناہ لے کر اسلام کے محل پر پتھر پھینکے۔"

انہوں نے فرمایا کہ:

"مرزائی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔ احرار کارکن خوش بخت اور قابلِ احترام ہیں جنہوں نے اپنا خون دے کر عقیدۂ ختمِ نبوت کی حفاظت کی اور سارقانِ نبوت کا معاشی دھندا ہمیشہ کے لئے ٹھپ کر دیا۔ ہم شہداءِ ختمِ نبوت کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے عہد کرتے ہیں کہ جب تک ہم زندہ ہیں پرچمِ ختمِ نبوت لہراتا رہے گا۔ روزِ محشر ہم شہداءِ ختمِ نبوت کے سامنے شرمندہ نہیں ہوں گے بلکہ فخر سے یہ کہہ سکیں گے کہ آپ نے ہم پر جو ذمہ داری ڈال تھی ہم بحسن و خوبی اس سے عہدہ برآ ہوئے ہیں۔

قائدِ تحریکِ ختمِ نبوت ابنِ امیرِ شریعت حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"فطرتِ انسانی کے ماتحت ہر مرنے والے کی یاد دل میں باقی رہتی ہے۔ کچھ کی یاد کم اور کچھ کی زیادہ لیکن کچھ مرنے والوں کی یاد اپنے وجود سے زیادہ قیمتی ہوتی ہے جو لوگ جب بھی اور جس دور میں اپنی جانوں کو اللہ کی راہ میں قربان کر گئے وہ بڑے ہی قیمتی لوگ ہیں، اُن کی یاد ہمارے اپنے اعمال اور وجود کے مقابلہ میں زیادہ قیمتی ہے۔ اور

یہی وہ مقدس لوگ ہیں جن کے بارے میں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے قرآنِ حکیم میں ارشاد فرمایا کہ:

"ایسے لوگوں کو مردہ مت کہو وہ تو زندہ ہیں مگر تم ان کی زندگی کا شعور وادراک نہیں رکھتے۔"
(سورۃ البقرہ آیت ۱۵۴ - پارہ ۲)

آپ نے فرمایا:

"احرار کارکنو! آج ہم بھی اُنہی زندۂ جاوید انسانوں کا ذکر کر رہے ہیں جو اللہ کی دھرتی پر اللہ کا نظام چاہتے تھے، جو خاتم النبیین، رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوت وامامت اور معصومیت کے محافظ تھے، ان کا قصور یہ تھا کہ وہ اس مقدس مشن کی حفاظت کے لئے سربکف ہوکر میدانِ جہاد میں فوج در فوج اور قطار اندر قطار اُترتے چلے گئے۔ پھر مسلمان کہلانے والے مرزائی نواز مسلم لیگی حکمرانوں نے اُن کے سینے گولیوں سے چھلنی کر دیئے۔ ظالموں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ کفار سے بھیک میں ملی ہوئی گولیاں چلانے سے مؤمنوں کے جسموں کے ساتھ اُن کے جذبے بھی ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں۔ لیکن شہداءِ ختمِ نبوت کے جسموں سے پھوٹنے اور بہنے والا خون پکار رہا تھا،

قتل گاہوں سے چُن کر ہمارے عَلَم
اور نکلیں گے عشّاق کے قافلے

آپ نے فرمایا:

"احرار کے جانباز ساتھیو! آج شہداءِ ختمِ نبوّت کا خونِ بے گناہی رنگ لایا ہے اور آپ کو اُن کا پیغام ربوہ میں کفار و مرتدین کے کانوں تک پہنچا رہے ہیں، اور انہیں دین کی دعوت دے رہے ہیں۔ ظالم اور ظلم کی عمر بہت مختصر ہوتی ہے مگر مظلوم کو فنا ہی نہیں۔ اس لئے کہ اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے والا ظلم کی خوفناک گھاٹیوں کو عبور کر کے جب اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے تو قربِ الٰہی اسے ہمیشہ کے لئے زندۂ جاوید کر دیتا ہے۔

شہیدِ عشقِ محمد کا احترام کرو
کہ اس سے برزخ و محشر میں احتساب نہیں

آپ نے فرمایا کہ:

" شہداء ختمِ نبوت کا پیغام اور مشن زندہ ہے ۔ جذبے جوان ہیں ۔ وہی ولولے اور ہمہمے ہیں ۔ احرار اُن جذبوں کے امین ہیں اور احرار کے چراغِ مصطفوی سے روشنی پھیل رہی ہے ۔ کادیان کا شرارِ بولہبی بجھ چکا ہے ۔"

آپ نے افغانستان کے مسئلہ پر سیرِ حاصل گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ:

" افغانستان کی تمام دینی قوتیں اسلامی حکومت کے قیام تک اپنی جدوجہد جاری رکھیں اور اس وقت تک ہتھیار نہ ڈالیں جب تک وہ اس مقصد کو حاصل نہیں کر لیتے ، انہوں نے کہا کہ افغانستان میں سیکولر حکومت کے قیام سے حالتِ جنگ بہتر ہے ۔ روس اور امریکہ جنوبی ایشیا میں بھارت کی بالادستی پر متفق ہو گئے ہیں اور پاکستانی قوم بھارت کی بالادستی کو کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کر سکتی "

انہوں نے کہا کہ ،

" افغان مجاہدین کو اپنی قسمت کا فیصلہ خود کرنے دیا جائے ۔ اگر حکومتِ پاکستان افغانستان میں وہاں کے عوام کو خوش حال دیکھنا چاہتی ہے تو اُن کے جہاد میں رکاوٹ نہ ڈالے ۔ مجاہدین کی مرضی کے خلاف جو بھی معاہدہ کیا گیا پاکستانی قوم اسے ہرگز قبول نہیں کرے گی "

آپ نے ملکی سیاسی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ:

" موجودہ سیاسی صورتِ حال ایک نیم جان سانپ کی سی ہے جس کی نہ جان نکلتی ہے اور نہ وہ اپنے مارنے والے کو ڈسنے میں کامیاب ہو سکتا ہے ۔ کیوں کہ پاکستان کے سیاست دان اور حکمران دونوں پاکستان کی سیکولر ریاست کی حیثیت پر متفق نظر آتے ہیں "

انہوں نے علماء و مشائخ سے اپیل کی کہ وہ پاکستان میں حکومتِ الٰہیہ کے قیام کے لیے متحد ہو کر فکری و

انقلابی جدوجہد کریں۔

کانفرنس میں درج ذیل قراردادیں اتفاقِ رائے سے منظور کی گئیں۔

۱۔ مولانا اسلم قریشی کو جلد بازیاب کرایا جائے۔

۲۔ شہداءِ ختمِ نبوت ساہیوال و سکھر کے مرزائی قاتلوں کو سنائی جانے والی سزائے موت پر فی الفور عمل درآمد کیا جائے۔

۳۔ امتناعِ قادیانیت آرڈیننس پر مؤثر عمل درآمد کرایا جائے۔

۴۔ مرزا طاہر کو انٹرپول کے ذریعہ گرفتار کر کے قتل اور غداری کا مقدمہ چلایا جائے۔

۵۔ مرتد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

۶۔ مرزائی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام کو پاکستان کے سائنسی تعلیمی اور ایٹمی شعبہ سے دور رکھا جائے۔

۷۔ ربوہ میں مرزائیت سے تائب ہونے والے نومسلموں کو جانی تحفظ فراہم کیا جائے۔

۸۔ ڈگری کالج ربوہ کی زرعی اراضی سے مرزائیوں کا قبضہ ختم کرا کر محکمہ تعلیم کے حوالے کی جائے۔

۹۔ اجلاس میں مولانا سید حامد میاں کی وفات پر گہرے غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کے پس ماندگان سے اظہارِ تعزیت کیا گیا اور مغفرت کی دعا کی گئی۔

۱۷ مارچ کو مسجد احرار ربوہ کے ذیلی مرکز مسجد بخاری میں معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس منعقد ہوئی جس سے مولانا اللہ یار ارشد مولانا ارشاد احمد خان، قاری محمد یامین گوہر، ملک رب نواز ایڈووکیٹ، قاری شبیر احمد، مولانا نور محمد، حافظ سعید احمد، حافظ محمد شفیق اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔

مولانا اللہ یار ارشد نے کہا کہ مرزا غلام قادیانی نے جہاں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا وہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معراجِ جسمانی کا بھی انکار کر کے توہینِ رسالت کا مرتکب ہوا۔

مولانا ارشاد احمد خان نے کہا کہ مرزائی بنیادی حقوق کے نام پر مسلمان اکثریت کے حقوق غصب کر رہے ہیں۔ قاری محمد یامین گوہر نے کہا کہ مرزائی اسلامی اصطلاحات استعمال کر کے مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح اور اسلام کا استہزاء کر رہے ہیں۔ قاری شبیر احمد نے کہا کہ مرزائیوں کو غلط فہمی ہے کہ وہ غریب اور سادہ لوح مسلمانوں کو معاشی لالچ کے ذریعہ گمراہ کر کے کفر کی آغوش میں لے

جائیں گے احرار کارکنوں کی مزاحمت نے شکست اُن کے مقدر میں لکھ دی ہے۔ مولانا نور محمد، حافظ سعید احمد اور حافظ محمد شفیق نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ربوہ میں امتناعِ قادیانیت آرڈیننس پر فوری عمل درآمد کرایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس مسئلہ پر مسلمانوں میں گہری تشویش و اضطراب پایا جاتا ہے۔

ملک رب نواز ایڈووکیٹ نے کہا کہ آئینِ پاکستان پر عمل درآمد کرانا اور قانون کی خلاف ورزی کرنے والے قادیانیوں کو سزا دینا بنیادی حقوق کے منافی نہیں جبکہ مسلمانوں پر بھی اسی قانون کا اطلاق ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزائی آئین کی دھجیاں اڑا رہے ہیں لیکن حکومت "نام نہاد رواداری" کو اپنے ہی قانون پر فوقیت دے رہی ہے۔

کانفرنس میں چند قراردادوں کے ذریعہ حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ نصرت گرلز کالج ربوہ کی پرنسپل اور مدرسۃ البنات سکول کی ہیڈ مسٹریس کا فوراً تبادلہ کیا جائے، کیونکہ وہ دونوں مرزائیت کی تبلیغ میں مصروف ہیں

اس موقع پر ربوہ کے مضافاتی علاقوں سے کثیر تعداد میں مسلمان جلوسوں کی شکل میں بخاری مسجد پہنچے۔ اور نعرۂ تکبیر اللہ اکبر تاج و تختِ ختمِ نبوت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے ربوہ کے پہاڑوں پر لرزہ طاری ہوگیا، جلسہ کے اختتام پر حلوہ کی چار دیگیں پورے علاقہ میں تقسیم کی گئیں۔

ملتان

سفیان سلیمی

- احرار، رافضیت و سبائیت کے محاسبہ کے لئے سُنّی محاذ کو مؤثر اور فعال بنائیں گے۔
- ڈاکٹر عبدالسلام اور دیگر مرزائیوں کو پاکستان کے سائنسی و تعلیمی شعبہ سے الگ کیا جائے۔

سید عطاء المہیمن بخاری سے مفتی احمد الرحمٰن کی ملاقات اور ختمِ نبوت کانفرنس سے سید عطاء المؤمن بخاری کا خطاب

رافضیت و سبائیت کی یہودیانہ سازشوں کو بے نقاب کرنے کے لئے سنی مسلک سے تعلق رکھنے والی ملک کی پندرہ دینی جماعتوں پر مشتمل "متحدہ سنی محاذ پاکستان" اِن دنوں سرگرم عمل ہے۔ گزشتہ دنوں محاذ کے مرکزی صدر مولانا مفتی احمد الرحمٰن نے رابطہ مہم کے سلسلہ میں پنجاب بھر کا دورہ کیا۔ اسی

دوران ۱۶ مارچ کو آپ دارِ بنی ہاشم میں عالمی مجلسِ احرارِ اسلام کے رہنماؤں سے ملاقات کے سلسلہ میں تشریف لائے۔ جناب جمیل خان آپ کے ہمراہ تھے۔ ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المہیمن بخاری اور سید محمد کفیل بخاری نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ احرار رہنماؤں نے انہیں یقین دلایا کہ جہاں وہ فتنۂ مرزائیت کے خلاف برسرِ پیکار ہیں وہاں فتنۂ سبائیت و رافضیت کے محاسبہ و تعاقب کے سلسلہ میں سُنّی محاذ سے بھرپور تعاون کریں گے۔ چنانچہ مفتی صاحب کی دعوت پر جماعت کے مرکزی رہنما سید عطاء المؤمن بخاری ۱۷ مارچ کو اسلام آباد میں سُنّی محاذ کے کنونشن میں شریک ہوئے اور محاذ کو مؤثر اور فعال بنانے کے لئے اہم تجاویز پیش کیں۔

۱۲ مارچ کو قومی یوتھ لیگ اور تنظیم تحفظِ ختمِ نبوت طلبہ کے نوجوانوں نے جناح ہال میں ختمِ نبوت کانفرنس کا اہتمام کیا۔ جس میں طلبہ اور نوجوانوں نے عقیدۂ ختمِ نبوّت کی حفاظت اور محاسبۂ مرزائیت کی جدوجہد میں علماء کے شانہ بشانہ کام کرنے کا عہد کیا۔ کانفرنس کے مہمانِ خصوصی ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المؤمن بخاری تھے۔ صدارت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے کی۔ حضرت شاہ جی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوئ نبوت کا مقصد ہی یہ تھا کہ سابقہ شریعت و نبوت منسوخ ہو چکی ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کو نئے قوانین پر عمل درآمد اور اطاعتِ کاملہ مقصود ہے قرآنِ کریم میں شرائطِ ایمان میں یہ اقرار بھی شامل ہے کہ:

> "جو کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا اور جو آپ سے قبل دوسرے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات پر نازل کیا گیا سب پر ایمان لاتا ہوں"۔

اگر آپ کے بعد کسی اور نے آنا ہوتا تو اس کی خبر بھی دی جاتی اور اس کا اقرار شرطِ ایمان قرار دیا جاتا لیکن ایسا کہیں نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ حضور کی بعثت کے بعد تمام پہلے قوانین منسوخ اور

رمضان المبارک میں خطباتِ جمعہ

ابنِ امیرِ شریعت سیّد عطاء المحسن بخاری حسبِ معمول دارِ بنی ہاشم ملتان میں خطباتِ جمعہ ارشاد فرمائیں گے۔

ابنِ امیرِ شریعت سیّد عطاء المؤمن بخاری جامع مسجد عثمانیہ چیچہ وطنی میں خطباتِ جمعہ ارشاد فرمائیں گے

اور آئندہ ہمیشہ کے لئے آپ کی شریعت پر عمل کو لازمی قرار دینا اس بات کی دلیل ہے کہ اب کسی نئے آنے والے کی مطلق ضرورت نہیں۔ پھر آپ کو خاتم النبیین کے منصبِ جلیلہ پر فائز کرنے کا مقصد بھی یہی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ حضور کی شریعت میں جہاد تبلیغِ اسلام کی بنیاد ہے اور قیامت تک جاری رکھنے کا حکم ہے جب کہ مسیلمہ پنجاب مرزا غلام قادیانی علیہ ما علیہ کے عقیدہ کے مطابق جہاد حرام اور کافرہ و مشرکہ ملکۂ وکٹوریہ کی اطاعت عین ایمان۔ یہی وہ سازش ہے جو برصغیر میں اشاعت و تبلیغِ اسلام کے خلاف تیار کی گئی، اور انگریز نے مسلمانوں کے دلوں سے جذبۂ جہاد ختم کرنے کے لئے مرزا غلام قادیانی کے جھوٹے الہام سے کاروبار چلانے کی ناکام کوشش کی۔

انہوں نے کہا کہ الحمد للہ انگریزی اقتدار کو الہام کی زبان میں تحفظ فراہم کرنے والے بُری طرح ناکام ہوئے اور مسلمانوں نے مجلسِ احرار کے اکابر کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے پوری قوت کے ساتھ انگریزی نبوت کا ٹاٹ ہمیشہ کے لئے لپیٹ دیا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان سائنسی اور ایٹمی شعبہ میں صرف اس لئے کمال اور ترقی حاصل کرنا چاہتا ہے کہ وہ اسلام اور ملک کے دشمنوں کے خلاف ایک طاقت ور ملک کی حیثیت سے زندہ رہے اور جہاد کرے۔ جب کہ مرزائیوں کے عقیدہ میں جہاد حرام ہو چکا ہے۔

انہوں نے کہا کہ ایک طرف تو مرزائیوں کے عقیدہ کے مطابق جہاد حرام ہے تو دوسری طرف ملک کے محکمۂ دفاع اور سائنسی و ایٹمی شعبہ میں انتہائی اہم اور حساس عہدوں پر مرزائی افسروں کا قبضہ یہ ایک سوچی سمجھی سازش ہے۔ آخر وہ کس مقصد کے لئے جہاد کے ان شعبوں میں گھسے ہوئے ہیں۔

انہوں نے کہا درحقیقت مرزائی اسرائیل کے لئے پاکستان کی جاسوسی کر رہے ہیں اور اسرائیل میں مرزائیوں کے مشن کا دفتر بھی موجود ہے۔ مرزائی پاکستان میں لسانی، گروہی اور علاقائی فتنوں کو ہوا دے کر ہر ممکن صورت میں اپنی الگ ریاست قائم کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ یاد رکھیں کہ مسلمان اس سازش کو ہمیشہ کے لئے زمین بوس کر دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ان کا وجود ملک کے لئے ناسور ہے اور اس کا ختم ہو جانا ہی پاکستان کی بقا و استحکام کی ضمانت ہے ——— انہوں نے پاکستان

کے سائنسی و تعلیمی شعبہ میں ڈاکٹر عبدالسلام کی موجودگی اور دلچسپی پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر حکومت نے کسی بیرونی یا اندرونی دباؤ کے تحت ڈاکٹر عبدالسلام کو پاکستان کے سائنسی شعبہ کی سربراہی یا کسی بھی لحاظ سے اس میں شمولیت دی تو اس کے نتائج ملک و ملت کے لئے انتہائی خوفناک اور بھیانک ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل ڈاکٹر عبدالسلام کے ذریعہ پاکستان کے ایٹمی راز حاصل کرنا چاہتا ہے۔ وہ پاکستان کو ایک طاقتور ملک کی حیثیت سے ہرگز نہیں دیکھ سکتا۔ انہوں نے ڈاکٹر عبدالسلام کے ایک اخباری بیان " مجھے مسلمانوں کی زیر تعمیر مسجد کا غیر مسلم مزدور سمجھ لیں" پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ خدا وہ دن نہ لائے جب ہمیں مسجد کی تعمیر کے لئے غیر مسلموں کی ضرورت پڑے۔ اسلام کفر کے سہاروں کا محتاج نہیں۔

انہوں نے کہا کہ اس قسم کے بیانات کا مقصد محض ناپختہ اور ناواقف ذہنوں کو متاثر کر کے مرزائیت کی آغوش میں پہنچانا ہے لیکن ہم مستعد اور چوکس ہیں۔ مرزائیوں کی کسی بھی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔

کانفرنس سے سید محمد کفیل بخاری، پروفیسر مغیث الدین، پروفیسر عبدالواحد، قاری نورالحق قریشی ایڈووکیٹ، قاری محمد حنیف جالندھری اور دیگر مقررین نے خطاب کیا۔ مقررین نے طلبہ پر زور دیا کہ وہ تعلیمی میدان میں قابلیت اور امتیازی تشخص پیدا کریں۔ خصوصاً سائنس کے شعبہ میں بھرپور توجہ دیں۔ اور ان مراکز میں پہنچ کر مرزائیوں کا راستہ روکیں جہاں وہ سازشوں میں مصروف ہیں۔ مقررین نے کہا کہ نوجوان مرزائیوں کی کتابوں کا مطالعہ کریں اور شعوری طور پر اس تحریک کا تجزیہ و محاسبہ کریں۔

ڈیرہ غازی خان

ابو معاویہ محمد شفیق انجم

- کلمہ طیبہ کے نام پر مرزائیوں کا فریب
- "بندھن مرکز" شادیوں کی آڑ میں مرزائیت کی تبلیغ

ملک کے دوسرے شہروں کی طرح ڈیرہ غازی خان بھی مرزائیوں کی سازشوں کی زد میں ہے۔ چونکہ مرزائی تحریک گھناؤنے معاشی دھندے کا دوسرا نام ہے۔ اسی لئے ان کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کو ان کے مفادات کے حوالے سے ورغلا کر اپنے

مکروہ مقاصد کے لئے استعمال کریں۔ کچھ اسی قسم کا چکر ڈیرہ غازی خان میں چلایا جا رہا ہے۔ ایک دکاندار نے قادیانی آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنی دکان پر کلمۂ طیبہ لکھا ہوا ہے اور ایسے اشعار بھی آویزاں کئے ہیں جن سے لوگوں کو یہ تأثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ وہ مسلمان ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک مرزائی عورت مسز علی حیدر جاوید نے "بندھن مرکز" کے نام سے ایک شادی دفتر قائم کیا ہوا ہے جو در اصل مرزائی تبلیغ کا سنٹر ہے۔ چند لادین سرمایہ داروں کی پشت پناہی سے اسلام کے خلاف تبلیغ کا یہ کاروبار ایک گہری سازش ہے۔ مجلس احرار اسلام تحریک تحفظ ختم نبوت اور مجلس خدام صحابہ کے رہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس بندھن مرکز کو بند کرائے اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی کے الزام میں اس کے ذمہ دار افراد کو گرفتار کر کے مقدمہ چلائے۔ یہاں تمام دینی جماعتوں میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔

مرید کے

خالد محمود تارڑ

- علماء کرام متحد ہو کر لادین عناصر کا سر کچل دیں۔
- مرزائی ملک میں تخریب کاری اور انتشار پیدا کر رہے ہیں۔
- اسلام میں کسی قسم کی پیوند کاری کی گنجائش نہیں۔
- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریقوں کو اپنائے بغیر حکومت الٰہیہ کا قیام ممکن نہیں۔
- نماز حضور کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور مومن کی معراج ہے۔

سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ کا دورۂ مرید کے، استقبالیہ، پریس میٹنگ اور معراج النبی کانفرنس سے خطاب

گزشتہ دنوں عالمی مجلس احرار اسلام کے مرکزی رہنما قائد تحریک ختم نبوت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ مجلس احرار اسلام مرید کے کی دعوت پر یہاں تشریف لائے تو احرار کارکنوں نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ مجلس احرار اسلام کی طرف سے مقامی صحافیوں کے نو منتخب عہدیداروں کے اعزاز میں استقبالیہ دیا گیا جس میں حضرت شاہ جی کے علاوہ حکیم محمد صدیق تارڑ، محمد بدر منیر احرار، حافظ محمد اکرم اور مقامی مبلغ ختم نبوت مولانا محمد صادق صدیقی بھی شریک ہوئے، شاہ جی مدظلہ مہمان خصوصی تھے۔

پریس کلب کے صدر چودھری محمد یونس شاد، جنرل سیکرٹری سید محمد سرور بخاری اور ڈاکٹر محمد شریف اعوان کے علاوہ دیگر صحافی بھی موجود تھے۔

مقامی صحافیوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم اپنے صحافتی فرائض سے دیانت داری کے ساتھ عہدہ برآء ہوں گے اور اجتماعی حقوق و مفادات کا تحفظ کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ قیام حکومتِ الٰہیہ کی جدوجہد میں ہم علماء حق کے شانہ بشانہ ہیں۔

سید عطاء المحسن بخاری مدظلہٗ نے اپنے خطاب میں صحافیوں پر زور دیا کہ وہ صحافت کے مقدس شعبہ کی شان کو قائم رکھتے ہوئے اصلاحِ معاشرہ پر خصوصی توجہ فرمائیں، اور ملک کے سیاسی حالات بدلنے میں اہم کردار ادا کریں۔

جناب حکیم محمد صدیق تارڑ کی رہائش گاہ پر پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ تمام دینی قوتیں دین کی بقاء و استحکام اور نفاذ کے لئے متحدہ جدوجہد کریں اور لادین عناصر کی سرگرمیوں کو کچل دیں۔ انہوں نے کہا کہ تمام طاغوتی طاقتیں متحد ہو کر ملتِ ابراہیمی کی وحدت کو پارہ پارہ کر رہی ہیں۔ مگر مذہبی طاقتیں ڈیرہ سازی، سیاست بازی اور شخصیت پرستی کے شیطانی چکر میں پھنسی ہوئی ہیں۔

انہوں نے فرمایا کہ اہلِ حدیث، بریلوی، دیوبندی سب مسلمان ہیں انہیں عصرِ حاضر میں متحد ہو کر بہر صورت اپنا دینی کردار ادا کرنا ہوگا۔ اسلامی انقلاب اور حکومتِ الٰہیہ کا قیام تب ہی ممکن ہے جب تمام طبقات مذہبی طبقہ واریت کے چکر سے نکل کر وحدتِ امت کے لئے محنت کریں گے۔

انہوں نے کہا کہ مرزائی ملک میں تخریب کاری کر کے بدامنی کی فضا پیدا کر رہے ہیں وہ ملک کی سلامتی کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں اور مسلمانوں کے مذہبی طبقات میں نفرت پیدا کر کے انہیں آپس میں لڑانے کی سازشیں کر رہے ہیں۔ علماء کرام ان حالات کا بغور مطالعہ کر کے اپنے قبلہ کی سمت درست کریں اور دشمن کی چال کو سمجھ کر اس پر یلغار کر دیں۔

انہوں نے کہا کہ بدمعاشوں اور قاتلوں کے ساتھ ساتھ دشمنانِ نبوت و رسالت کو بھی سرِ عام پھانسی دی جائے۔ ملک میں مہنگائی اور جرائم کے خاتمہ کے لئے اسلامی قوانین کا فوری نفاذ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ اسلام کو عصرِ حاضر کے سانچوں میں ڈھالنا چاہتے ہیں وہ گمراہی میں مبتلا ہیں۔ اسلام تمام انسانوں اور عصری مسائل کو اپنے سانچے میں ڈھالنا چاہتا ہے۔ اسلام دینِ فطرت ہے

جو ہر عہد کے تقاضوں کو بخوبی حل کرتا ہے ۔

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ واقعہ معراج کمالات نبوت میں عظیم الشان معجزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر انسانیت کو نماز کا عظیم تحفہ عطا فرما کر ہلاکت و گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر ایمان و سلامتی کے نور سے مشرف کیا ہے۔ مسلمانوں پر نمازیں فرض کر کے انہیں اپنے قرب کی نعمتِ تامہ سے نوازا ہے۔ نماز حضور کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور مومن کی معراج ہے ۔ نظامِ صلوٰۃ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے امتِ مسلمہ کو اجتماعی نظم و نسق عطا فرمایا اور اپنے فرماں بردار بندوں کے لئے مغفرت و رحمت کے باب کھول دیئے۔

انہوں نے کہا کہ رسالت پناہ حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی طریقوں پر عمل پیرا ہو کر ہی مسلمان طاغوتی طاقتوں کو شکست دے سکتے ہیں۔ جلسہ سے حکیم محمد صدیق تارڑ، بدر منیر احرار، مولانا محمد صادق، مولانا عبدالرؤف، سید سلمان گیلانی اور حافظ محمد اکرم نے بھی خطاب کیا۔

چیچہ وطنی

ابنِ حافظ

- **حضرت مولانا خان محمد مدظلہٗ اور سید عطاء المومن بخاری مدظلہٗ کی چیچہ وطنی آمد**
- **جامع مسجد عثمانیہ اور ختم نبوت سنٹر کا معائنہ و خطاب**

مارچ کے ابتدائی دنوں میں آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے سربراہ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہٗ چیچہ وطنی تشریف لائے تو مجلس احرار اسلام کے جدید مرکز جامع مسجد عثمانیہ اور ختم نبوت سنٹر میں بھی تشریف لائے۔ مقامی رہنماؤں جناب عبداللطیف خالد چیمہ، مولانا ارشاد احمد خاں، جناب رضوان الدین، رانا قمر الاسلام اور جناب ابو معاویہ عیش محمد صاحب کے علاوہ احرار کارکنوں کی کثیر تعداد نے آپ کا استقبال و خیر مقدم کیا۔ حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہٗ نے تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں مجلس احرار کے بنیادی کردار اور جدوجہد کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔ آپ نے فرمایا کہ مجلس احرار کے کارکن خلوصِ نیت کے ساتھ فتنۂ مرزائیت کے محاسبہ و تعاقب میں مصروف ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اب قادیانیت کے دن گنے جا چکے ہیں اور وہ وقت دور نہیں جب جھوٹی نبوت کے پیروکاروں کا نام و نشان تک مٹ جائے گا۔

آپ نے نواحی قبرستان سے مرزائی مردہ نکلوانے پر احرار کارکنوں اور شہریوں کو کامیاب جدوجہد پر مبارکباد دی۔

۲۵ مارچ کو جامع مسجد عثمانیہ میں مجلس احرارِ اسلام کے مرکزی رہنما ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المومن بخاری مدظلہٗ نے اجتماعِ جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اختلاف اور نزاع دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ اختلاف باعثِ رحمت اور نزاع سراسر شر ہے۔

انہوں نے فرمایا کہ اختلاف کو نزاع کا روپ دینے والے لوگ قطعاً مسلمانوں کے خیرخواہ نہیں انہیں اپنے عمل میں تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے اور امتِ مسلمہ کے اجتماعی مفادات پر اپنے ذاتی مفادات کو قربان کر کے وحدت اور یگانگت کا ماحول پیدا کرنا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ خصوصاً دینی ماحول میں بغض وحسد اور نفاق کا بیج بونے والے اپنے رویہ پر نظرِ ثانی کریں۔ اگر وہ دیندار ہوتے ہوئے اس شر میں شعوری طور پر مبتلا ہیں تو پھر یقیناً وہ اللہ کے عذاب میں مبتلا ہیں اور انہیں توبہ کرنی چاہیئے۔ اور اگر نادانستہ اور غیر شعوری طور پر اس شیطانی چکر میں پھنسے ہوئے ہیں تو پھر انہیں علماءِ حق اور بزرگوں کی صحبت اختیار کر کے اپنے ماحول اور فکر و نظر میں وسعت اور تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے۔

آپ نے وحدتِ امت پر زور دیتے ہوئے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ محبت و اخوت کے ساتھ ہماری دینی دعوت میں شریک ہوں اور فروعی اختلافات بھلا کر متحد ہو جائیں، توحید و رسالت، ختمِ نبوت اور اسوۂ ازواج و اصحابِ رسول علیہم السلام کی تعلیم اور حفاظت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں۔

چنیوٹ

عبدالقادر

○ چک جھمرہ اور موضع بخاریاں میں مجلس احرارِ اسلام کا قیام

● امتناعِ قادیانیت آرڈیننس سے کھلا مذاق

مجلسِ احرارِ اسلام چنیوٹ کے صدر قاری محمد یامین گوہر نے بتایا کہ چنیوٹ کے نواحی موضع بخاریاں اور چک جھمرہ میں جماعت کی شاخیں قائم کر دی گئی ہیں۔ موضع بخاریاں میں درج ذیل افراد نے جماعت میں شمولیت کا اعلان کیا۔

قاری نواز الحسن، مشتاق احمد، محمد خالد، عبدالستار، محمد اشرف، الطاف حسین، غلام اللہ اور اصغر علی جبکہ قاری نواز الحسن صاحب کو مقامی شاخ کا صدر مقرر کیا گیا۔

چک جھمرہ میں جن افراد نے جماعت میں شمولیت کا اعلان کیا۔ اُن کے نام یہ ہیں:

قاری محمد اکبر خطیب جامع مسجد مدنی، محمد بشیر، محمد نذیر، محمد ریاض بھٹی، حافظ عطاء الرحمٰن، جاوید انجم، میر قاسم اور محمود الحسن جبکہ قاری محمد اکبر صاحب کو مقامی شاخ کا صدر مقرر کیا گیا۔

دونوں مقامات پر جماعت میں شامل ہونے والے نئے ساتھیوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ مرزائیوں اور سبائیوں کے خلاف اپنے مشن کو جاری رکھیں گے۔ قاری محمد یامین گوہر نے کارکنوں کو تلقین کی کہ وہ تعلیماتِ نبوی پر عمل پیرا ہو کر دشمنانِ خدا و رسول کی سازشوں کو ناکام بنا دیں۔

گزشتہ دنوں شریف ڈینٹل ربوہ کے مالک نے پل چناب سے ملحقہ پہاڑوں سے تحریک تحفظِ ختم نبوت کے لکھے ہوئے نعرے مٹائے جس سے ربوہ و چنیوٹ کے مسلمانوں میں شدید اشتعال پیدا ہو گیا۔ مجلسِ احرارِ اسلام چنیوٹ کے صدر قاری محمد یامین گوہر، مسجد احرار ربوہ کے خطیب مولانا اللہ یار ارشد، ملک ربنواز ایڈووکیٹ اور مقامی احرار گارڈ کے کارکنوں نے زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا اور اس واقعہ کو امتناع قادیانیت آرڈیننس سے کھلا مذاق قرار دیا۔ انہوں نے مرزائی ملزم کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کیا۔

مظفر گڑھ — عباس علی

صحابۂ کرام کے ایمان و یقین پر رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مُہرِ تصدیق ثبت ہے۔ سید عطاء المحسن بخاری

مجلسِ خدام صحابہ بستی کھاڑک چوبارہ ضلع مظفر گڑھ کے زیر اہتمام ایک تبلیغی جلسہ میاں غلام صاحب دھنوتر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ قائدِ تحریک ختم نبوت ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہ کے خطاب سے پہلے جناب محمد شفیع خان صاحب بلوچ نے قائدِ محترم کو سپاس نامہ پیش کیا اور دفاعِ ازواج و اصحابِ رسول علیہم السلام کے مشن میں کارکنوں کی سرپرستی کی درخواست کی۔ انہوں نے حضرت شاہ صاحب کو خراجِ تحسین پیش کیا کہ آپ نے اپنے والد حضرت امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے

مشن کو جاری رکھا۔

سید عطاء المحسن بخاری نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مرزائیوں نے جھوٹا نبی پیدا کر کے عقیدۂ ختمِ نبوت کی نفی کی اور رافضیوں نے امامت کو نبوت سے افضل قرار دے کر وہی سبق دہرایا۔ مرزائیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد پر وحی آتی تھی اور رافضیوں کے نزدیک تمام ائمہ معصوم ہیں اور اُن پر وحی آتی ہے۔ نبوت ختم ہو گئی لیکن امامت جاری ہے۔ اس طرح دونوں ختمِ نبوت کے منکر ہیں۔

آپ نے فرمایا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت اور پیغام ابدی ہے۔ آپ نے تیئس[۲۳] برس کی مسلسل محنت کے بعد صحابہ کی جو جماعت تیار کی وہ قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے معیار و حجت ہے۔ حدیثِ قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبوت کے لئے مجھے چُنا۔ پھر میرے صحابہ کا انتخاب بھی خود کیا۔ یعنی صحابۂ کرام انتخابِ خداوندی ہیں۔ وہ درسگاہِ نبوت کی پہلی تربیت یافتہ انقلابی جماعت تھی جس کے ایمان و یقین پر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہرِ تصدیق ثبت ہے۔ کوئی گروہ اگر صحابۂ کرام کی جماعت کے کسی ایک فرد کو بھی غلط کہتا ہے تو وہ خود غلط ہے۔ اس لئے کہ اگر نعوذ باللہ صحابہ غلط تھے تو پھر جس قرآن و حدیث پر ہمارا ایمان ہے وہ کیسے معتبر ہو سکتا ہے؟ صحابہ کی دیانت و امانت مثالی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہر امتحان میں ڈال کر آزمایا۔ جب وہ کامیاب ہوئے تو پھر قرآنِ مبین میں اُن سے ہمیشہ کے لئے اپنی رضا کا اعلان فرمایا۔ اور اللہ نے صرف صحابہ کی جماعت سے حُسنِ آخرت کا وعدہ فرمایا اور یہ وعدہ سب صحابہ کے لئے ہے۔ صحابہ سزا سے مستثنیٰ ہیں۔ ہماری فوز و فلاح اسوۂ حسنہ پر عمل اور صحابۂ کرام کے نقشِ قدم پر دین کی محنت کرنے پر موقوف ہے۔

آپ نے علماء کو متنبہ کیا کہ اگر یہودیت، مجوسیت، رافضیت اور مرزائیت کی سیاہ آندھی کو روکنا ہے تو اپنے تمام گروہی اور طبقاتی اختلافات ختم کر کے حکومتِ الٰہیہ کے قیام کے لئے متحد ہو کر جدوجہد کریں۔

۱۴ مارچ کو مظفر گڑھ کے نواحی قصبہ "بصیرہ" میں مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن کے سالانہ جلسہ میں ابن امیر شریعت سید عطاء المومن بخاری مدظلہ نے بصیرت آموز خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں کا اولین اور بنیادی فریضہ ہے کہ وہ قرآن کریم کا مطالعہ کریں اور اسے غور و فکر سے پڑھنے کے ساتھ ساتھ تعلیماتِ الٰہی پر عمل پیرا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں میں انتشار اور خلفشار کا بڑا سبب

قرآنی تعلیمات سے انحراف اور فرار ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب ہم مسلمان ہیں تو پھر قرآن کریم ہی ہمارے لئے دستور و منشور اور نظامِ حیات ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہی ہمارے لئے محبت و معیار ہے۔ انہوں نے حاضرینِ اجتماع کو تلقین کی کہ وہ قرآن کریم کی عالمگیر دعوت کو عام کرنے کے لئے متحد ہو کر جدوجہد کریں اور دعوت و تبلیغِ اسلام کی محنت کو تیز کر دیں۔
اس جلسہ سے مہتمم مدرسہ حافظ عبدالعزیز صاحب اور قاری غلام مصطفیٰ صاحب علی پوری نے بھی خطاب کیا۔

تلہ گنگ

واصف رومان

- لارڈ کرزن نے برصغیر میں یورپین طرزِ سیاست کو متعارف کرایا۔
- دین پوری امت کا معاملہ ہے فرد کا ذاتی مسئلہ نہیں۔
- صحابہ کرام نے بہت تھوڑے عرصہ میں پوری کائنات کو نورِ اسلام سے منور کیا۔
- خلافتِ صحابہ ہی خلافتِ راشدہ ہے۔
- بدی کے راستوں کو بند کئے بغیر حکومت کا نفاذِ اسلام کا دعویٰ مضحکہ خیز ہے۔
- جون میں تلہ گنگ میں ڈویژنل احرار ورکرز کنونشن منعقد ہوگا۔
- مرزائی لیکچرار مبشر احمد طاہر اور حکیم اعجاز احمد کا تبادلہ کیا جائے۔

ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المحسن بخاری مدظلہٗ اور سید عطاء المؤمن بخاری کا دورۂ تلہ گنگ

فاتح ربوہ، قائدِ تحریکِ ختمِ نبوۃ ابنِ امیرِ شریعت مولانا سید عطاء المحسن بخاری مدظلہٗ ۴ مارچ ۸۸ء کو منعقدہ شہدائے ختمِ نبوت کانفرنس ربوہ کے فوراً بعد ضلع چکوال کے چار روزہ تبلیغی دورہ پر ۵ مارچ کو تلہ گنگ تشریف لائے تو کارکنانِ احرار نے اُن کا پرتپاک استقبال کیا۔ شاہ جی نے مجلسِ احرارِ اسلام تلہ گنگ کے مرکز مسجد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں بعد نمازِ عشاء درسِ قرآن مجید ارشاد فرمایا۔ آپ نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"اللہ رب العزت نے اولادِ آدم کو تمام عالم میں معزز و مکرم بنایا، تخلیقی اور تکوینی لحاظ سے حضرتِ

انسان کو شرفِ عظمت بخشا اور اسے شعور و وجدان ضمیر و عقل اور فکر و بصیرت سے نوازا کہ محمد اللہ کے کمالات اور تخلیق کا ہنر دیکھو۔ فرمایا ھٰذا خَلْقُ اللہ ۔ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے ایک دم تمہارے لئے پیدا کیا ہے۔ تم اللہ کی کس کس نعمت کو احاطۂ شمار میں لاؤ گے ۔ خلاقِ عالم نے جس طرح کائنات کو اپنی قدرت کے دائرے میں بند کر رکھا ہے ۔ اگر اس دائرے سے سوئی کے ناکے برابر بھی یہ نظام ہل جائے تو پلک جھپکتے ہی قیامت برپا ہو جاتے۔ یہ تمام آیات و نشانیاں صاحبانِ فکر و نظر کے لئے ہیں ۔ وہی ان کا بغور مشاہدہ و تجربہ کر کے اپنے نورِ ایمان کو جلا بخشتے ہیں ۔ لیکن جہانِ جمہوریت کا وحشی اِن مناظرِ قدرت سے بہرہ ور ہو ہی نہیں سکتا کہ اس کی سوچ کی بنیاد ہی MATERIALISTIC (مادّی) ہے۔

بات اسباب و عوامل کی نہیں یقین و اعتقاد کی ہے ۔ وسائل و ذرائع یہودیوں کے پاس ہم سے کہیں بڑھ کر ہیں ۔ میرے نزدیک تمام نام نہاد دانش ورانِ جمہوریت اُس غریب مولوی کے مقابلہ میں ذرّہ بے مقدار ہیں جو فقط اللہ کی رضا کے لئے مصروف کار رہتا ہے ۔ یورپی اندازِ فکر لارڈ کرزن نے دیا ہے اس کا صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ عظام سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہے ۔ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ اکثریت و اقلیت کی تقسیم میں تم جیت جاؤ گے تو یہ تمہاری خام خیالی ہے۔ اس وقت مشرکین تم سے سو گنا زیادہ ہیں۔ سب سے زیادہ اقلیت تم بریلوی، دیوبندی اور اہلِ حدیث کی ہے ۔ DEMOCRACY (جمہوریت) برٹش امپیریلزم کی لعنت ہے جسے تم نے دین کا حصّہ سمجھ کر کلیجے سے لگا رکھا ہے ۔ یہ نظریۂ ریاست و نظامِ حکومت تم نے فرنگی سامراج سے لیا ۔ تم کھاتے دین کا ہو اور گاتے انگریز کا ہو ۔ کہاں گئی تمہاری حریت ۔ تم نے ہر آڑے وقت میں ووٹوں پر COMPROMISE کیا ہے کیا اسی انداز کا نام فکرِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے ؟ دیگر نظام ہائے زندگی کی خامیاں اور برائیاں اپنی جگہ لیکن جمہوریت وہ بے غیرت دو ٹوک نظامِ حیات ہے جو ابوجہل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حق (نعوذ باللہ) برابر کرتا ہے ۔ عریانی و فحاشی کی کھلی چھٹی دیتا ہے عزت و آبرو کو نیلام کرتا ہے ۔ میں جمہوریت ایسے کافرانہ نظام کا دم بھرنے والے مذہبی ڈیرے داروں اور سیاسی طالع آزماؤں کے لئے بس ایک ہی دعا کر سکتا ہوں کہ یا اللہ ! انہیں ہدایت دے یا تباہ و برباد فرما ۔ آمین !

یورپین CIVILIZATION کے دلدادہ اور مغربی استعمار کے دُم چھلّے اپنے آقاؤں کے اشارۂ ابرو پر یہی ایک گمراہ کن پروپیگنڈا کرنے میں مشغول ہیں کہ مذہب فرد کا انفرادی معاملہ ہے اور

سیاست پبلک کا۔ لیکن قربان جائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ کی ذاتِ بابرکات نے ارشاد فرمایا کہ دین پوری امّت کا معاملہ ہے۔ پوری امّت کی زندگی ہے نہ کہ شعبۂ زندگی۔ دین اجتماعی عمل ہے اور اجتماعیت ہی کا نام سیاست ہے۔ خدارا! دین کے لئے اجتماعیت پیدا کرو اور کوہِ استقامت بن جاؤ پھر ان شاء اللہ منزلِ مقصود کا حصول تمہارے لئے سہل ہوگا۔

۲ر مارچ کی صبح شاہ جی مدظلہ نے اخباری پریس کانفرنس سے خطاب کیا جس میں روزنامہ جنگ، مشرق، حیدر، نوائے وقت اور مرکز کے نمائندوں نے شرکت کی۔ پریس کانفرنس کے بعد "جنگ" کے لئے آپ کا تفصیلی انٹرویو ریکارڈ کیا گیا۔

بعد از عشاء مسجد ترڑیاں والی میں عالمی مجلس احرارِ اسلام تلہ گنگ کے زیرِ اہتمام ستائیسویں سالانہ "یوم معاویہؓ" سے خطاب کیا۔ آپ نے فرمایا کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جناب محمد کریم علیہ السلام کی جہدِ مسلسل کا ثمرہ ہیں۔ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ خطۂ عرب کے جاہل وگنوار لوگوں نے دینِ اسلام کے دامنِ رحمت میں آجانے کے بعد مختصر سی مدّت میں چار دانگِ عالم میں توحید و رسالت کے علم لہرا دیئے۔ خلفائے راشدین کا دورِ امامت پناہ قیامت تک آنے والی نسلوں کے لئے مشعلِ راہ کا کام دیتا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ جو لوگ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافتِ راشدہ کا انکار کرتے ہیں وہ احمقوں کی دوزخ میں بستے ہیں۔ اگر حضرت عمر بن عبد العزیزؒ ایک تابعی ہوتے ہوئے بھی خلیفۂ راشد کہلا سکتے ہیں تو جنابِ امیر معاویہ سلام اللہ علیہ جو ایک صحابئ رسول اور کاتبِ وحی ہیں اور جن کی خلافت و امارت کی پیشین گوئی خود بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتی ہے اُن کے دورِ حکومت کو خلافتِ راشدہ کیوں نہیں کہا جا سکتا۔ حالانکہ آپ کے دستِ حق پرست پر ۵۵ ہزار صحابۂ کرام نے بیعت کر کے آپ کی خلافتِ راشدہ وعادلہ پر تصدیق کی مہر ثبت کی۔ باقی رہی بات خطائے اجتہادی کی۔ فرمانِ رسول کے مصداق ہر صحابی مجتہدِ مطلق ہے اور اسے ہر خطاء پر دو اجر ملتے ہیں۔ لیکن کسی بھی غیر صحابی کو یہ حق نہیں دیا جا سکتا کہ وہ پہلے دور میں یا موجودہ دور میں اُن کی ذاتِ اطہر و اقدس پر انگشت نمائی کرتا پھرے۔ انہوں نے کہا کہ دفاعِ ختمِ نبوت کی طرح یہ شرف بھی اللہ پاک نے مجلس احرار کو ہی بخشا ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں سب سے پہلے احرار نے یومِ معاویہؓ منا کر ایک نہ ختم ہونے والے سلسلے کی بنیاد رکھی۔ ایک وہ وقت تھا جب آں جنابؓ کا نام لینا جرم سمجھا جاتا تھا اور آج یہ وقت ہے کہ ہزاروں

بچوں کے نام محمد معاویہؓ ہیں اور جہاں تک ہمارا بس چلے گا ہم دفاعِ معاویہ کا فریضہ ادا کرتے ہوئے دشمنانِ صحابہؓ کے خلاف عرصۂ جہاد کو جاری و ساری رکھیں گے۔ "یومِ مُعاویہ" کے پروگرام کی کامیابی کے لئے دیگر تمام اراکینِ احرار کے ساتھ ساتھ شیخ فہیم اصغر کی کوششیں بھی قابلِ ذکر ہیں۔

۷ مارچ کو مجلسِ احرارِ اسلام کے قدیم کارکن جناب حاجی میاں محمد صاحب کی دعوت پر موضع اکوال میں نمازِ عشاء کے فوراً بعد خطاب ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ

" دین قربانی و ایثار کا نام ہے۔ دین ہم سے مال و جان اور وقت کا تقاضا کرتا ہے۔ مسلمان دنیا میں ایک ہی مقصدِ حیات لے کر آیا ہے کہ وہ اللہ کے دین کے فروغ اور ترقی کے لئے کوشاں رہے گا۔ دین کا فروغ اور سربلندی اس بات پر موقوف ہے کہ تمام مسلمان ختم المرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چل کر اس کے ابلاغ کا ذریعہ بنیں۔ عالمی مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان اسی دعوت کی منادی ہے۔ میری تمام نوجوانوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنی جوانی و شباب دین کے لئے وقف کریں اور اس کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کے لئے ہمارے دست و بازو بنیں۔ اکابرینِ احرار کی زندگیاں اسی مشن پر قربان ہوئی ہیں۔ مولانا گل شیر شہیدؒ اسی دعوت کے داعی تھے جنہوں نے اپنی جان تک اس فرض کی ادائیگی کے لئے قربان کر دی۔ اور ثابت کیا کہ ؎

مر جائیں گے ظالم کی حمایت نہ کریں گے
احرار کبھی ترکِ روایت نہ کریں گے

اکوال میں جناب ابوالحسن صاحب، خالد تنویر اختر صاحب اور حسنین احمد صاحب نے جماعتی امور میں خصوصی تعاون فرمایا۔

ان تمام پروگراموں میں جناب قاری جاوید اقبال، جناب قاری عبدالحیٔ، جناب قاری میاں محمد اور جناب محمد عمر فاروق نے خصوصی شرکت فرمائی اور متعدد اجتماعات سے خطاب بھی کیا۔

جون میں ان شاء اللہ تلہ گنگ میں ایک عظیم الشان ڈویژنل احرار ورکرز کنونشن منعقد کیا جائے گا جس میں جانشینِ امیر شریعت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری مدظلہٗ، مولانا سید عطاء المحسن بخاری، مولانا سید عطاء المومن بخاری، حافظ سید محمد کفیل بخاری، مولانا اللہ یار ارشد، مولانا ارشاد احمد خان، مولانا محمد اسحاق سلیمی، مولانا حافظ محمد اکبر اور دیگر تمام مرکزی رہنما شرکت فرمائیں گے۔

انہی دنوں عالمی مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی رہنما ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المومن بخاری مدظلہٗ نے جامع مسجد سیدنا ابوبکر صدیق میں اجتماع جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ بدی کے تمام راستوں کو بند کئے بغیر اسلام کا دعوئ مضحکہ خیز ہے۔ جب کہ ایک طرف حکومت ایک عرصہ سے مسلسل یہ بات دہرا رہی ہے کہ وہ اس ملک کو اسلامی معاشرے میں ڈھالنا چاہتی ہے لیکن حکومت عملی طور پر جو اقدامات کر رہی ہے اس سے وہ دینی اقدار اور دینی فضاء جو معاشرے میں تھوڑی بہت موجود تھی وہ بھی اب مفقود ہوتی نظر آ رہی ہے۔ بالخصوص ٹیلی ویژن، ریڈیو اور پریس جیسے زبردست مؤثر ذرائع ابلاغ کے ذریعے نئی نسل کو صبح شام فکری، اخلاقی اور تہذیبی طور پر تباہ کیا جا رہا ہے خصوصاً ٹی وی جیسے مؤثر میڈیا سے جو پروگرام پیش کئے جا رہے ہیں وہ اسلامی معاشرہ کی تشکیل میں کسی طور پر ممد و معاون نہیں ہو سکتے۔ بلکہ واضح طور پر یہ بات سامنے آ رہی ہے کہ ان تینوں ذرائع ابلاغ کے ذریعے حکومت کی سرپرستی میں دین دشمن قوتیں دینی مسلّمات و محکمات کے بارے میں تشکیک پیدا کرنے میں پوری شدّ و مد کے ساتھ مصروف ہیں۔ اور مغرب کی تہذیبی اخلاقی اور فکری گمراہی کو دین بنا کر پیش کیا جا رہا ہے۔ یا تو حکومت مکمل اسلامی نظام نافذ کرے یا اسلام کے نفاذ کے جھوٹے دعوے کرنے چھوڑ دے۔

انہوں نے آخر میں حکّام بالا سے مطالبہ کیا کہ گورنمنٹ ڈگری کالج تلہ گنگ سے قادیانی لیکچرار مبشر احمد طاہر اور سول ہسپتال سے قادیانی حکیم اعجاز احمد کو تبدیل کر کے فوراً مسلمان افراد کی تقرری عمل میں لائے ورنہ حالات کی تمام تر ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

اسلام آباد
راولپنڈی

م۔ شمس عالم

- متحدہ سُنّی محاذ کی جنرل کونسل کا اجلاس
- مجلسِ احرارِ اسلام کی تجاویز
- تحفظِ حرمین کانفرنس سے سیّد عطاء المومن بخاری کا خطاب

۱۷ر مارچ کو جامعہ فریدیہ اسلام آباد میں متحدہ سُنّی محاذ پاکستان کی جنرل کونسل کا اجلاس منعقد ہوا تو اس موقع پر مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان کے مرکزی رہنماؤں کا ایک وفد ابنِ امیرِ شریعت سیّد عطاء المومن بخاری مدظلہٗ کی قیادت میں اسلام آباد پہنچا۔ وفد میں جناب عبداللطیف خالد چیمہ اور

مولانا محمد اسحٰق سلیمی بھی شامل تھے۔ مجلس احرارِ اسلام راولپنڈی، اسلام آباد کے صدر جناب ڈاکٹر جمال الدین محمد انور کی قیادت میں احرار کارکنوں نے وفد کا خیر مقدم کیا۔

جماعت کے رہنماؤں نے جنرل کونسل کے اجلاس میں شرکت کی اور متحدہ سنی محاذ کو مزید مؤثر اور فعال بنانے کے لیے مختلف تجاویز پیش کیں۔ جماعت کی طرف سے پیش کی جانے والی تجاویز کو تمام ممبران نے بہت سراہا۔ اور کثرتِ رائے سے منظور کر لیا۔ ان میں

۱۔ ملک بھر میں رابطہ عوام مہم کے سلسلہ میں کانفرنسوں کا اہتمام
۲۔ محاذ کے منشور اور دستور کی تیاری
۳۔ مستقل اور واضح لائحہ عمل
۴۔ نشر و اشاعت اور پروپیگنڈہ مہم

اور دیگر اہم عنوانات پر مؤثر تجاویز شامل تھیں۔ اسی روز بعد از عشاء مدرسہ تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی میں محاذ کے زیر اہتمام تحفظ حرمین کانفرنس سے سید عطاء المومن بخاری مدظلہ نے تاریخی خطاب فرمایا۔

تقریر اتنی کامیاب، پرمغز اور مؤثر تھی کہ کوئی شخص اپنی جگہ سے نہیں ہلا۔ سب گوش برآواز تھے۔ آپ نے فرمایا کہ دشمن کھل کر سامنے آ چکا ہے اور وہ جدید وسائل سے مسلح ہونے کے ساتھ ساتھ اسلام کے خلاف متحد ہے۔ اس سے لڑنے کے لئے باہمی اتحاد اور اجتماعی قوت خلوص محبت اور بامقصد جد و جہد ناگزیر ہے۔

آپ نے سٹیج پر موجود علماء کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اب آپ ہی باقی رہ گئے ہیں۔ اسلاف دنیا سے جا چکے ہیں اور ان کی ذمہ داریاں آپ پر آ پڑی ہیں۔ ہم اختلافات کو خیر باد کہہ کے آپ کے پاس آ گئے ہیں۔ آپ اختلافات کو ختم کر کے ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں۔

آپ نے فرمایا کہ ہم مسلمانوں کے صرف تین دشمن ہیں۔

۱۔ دشمنِ خدا ۲۔ دشمنِ رسول ۳۔ دشمنِ ازواج واصحاب رسول۔

آئیے ان دشمنوں کو پہچانیئے، ان کے مختلف روپ دیکھیے، ان پر کڑی نظر رکھیئے۔

آپ نے فرمایا کہ دیکھو! صحابہ کرام کے ساتھ اللہ کی طاقت تھی تو ان بوریہ نشینوں نے قیصر و

کسریٰ کے تخت الٹ دیئے تھے۔ ہم شیطانی طاقت سے ہرگز مرعوب نہیں ہوں گے وہ وقت دور نہیں جب رحمٰن کی طاقت اور نصرت سے کفر و شرک اور رفض و ارتداد کا تخت الٹ دیا جائے گا۔

ربّ ذو الجلال کی قسم! اگر اب ختمِ نبوت اور ناموسِ اصحاب رسول کا تحفظ نہ کیا گیا تو پھر اللہ ہم پر کسی اور کو مسلّط کر دے گا۔

اٹھو! اور متحد ہو کر دینِ قیّم کی حفاظت و استحکام اور قیامِ حکومتِ الٰہیہ کے لئے فیصلہ کن معرکہ کی تیاری کرو۔

اٹھو! کہ گلچیں کی دسترس سے گلاب و لالہ ورق ورق ہے
بہارِ گلشن پہ ہم نشینو! مرا تمہارا بھی کچھ تو حق ہے

شاہ جی کی تقریر کے بعد عوام فرطِ محبت و عقیدت سے اُن کی طرف لپکے اور پر جوش نعروں سے ان کی تائید کی۔ اس موقع پر مجلس احرار اسلام راولپنڈی کے رہنما ڈاکٹر جمال الدین محمد انور، جناب میرزا سک صاحب، جناب مرزا غلام قادر صاحب اور جناب صوفی غلام حسین صاحب بھی موجود تھے۔

مکتوب برطانیہ

محمد اکرم راہی
جنرل سیکرٹری
یو کے ختم نبوت مشن

- برطانیہ میں مجلس احرار اسلام کے شعبۂ تبلیغ یو کے ختمِ نبوت مشن کی سرگرمیاں
- مرزائیوں کی وارداتیں، آقاؤں کی عنایتیں
- "نقیبِ ختمِ نبوت" کی آمد، قیصرِ مرزائیت میں بھونچال

مرزا طاہر نے پاکستان سے فرار ہو کر اپنے آقا و سرپرست برطانیہ کی آغوش میں پناہ لینے کے بعد یہ سمجھ لیا تھا کہ اب یورپین ممالک میں مرزائیت کی تبلیغ زیادہ مؤثر انداز میں کی جا سکے گی لیکن الحمدللہ وہ اس مقصد میں بری طرح ناکام ہوئے۔

گزشتہ تین برسوں میں عالمی مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے رہنما ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المحسن بخاری اپنے رفقاء کی معیت میں دو مرتبہ برطانیہ تشریف لائے اور یہاں جماعت کا شعبۂ تبلیغ یو کے ختمِ نبوت مشن قائم کیا۔ مشن کے کارکن احرار کی قیادت میں فتنۂ مرزائیت کے